خبرونظر

مئی 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ارکانِ کانگریس کا دورۂ پاکستان

وزیراعظم شوکت عزیز اسلام آباد میں منعقد ہونے والے زمینی فوج کے سمپوزیم میں شریک مندوبین کے ہمراہ
(فوٹو آئی ایس پی آر)

پاکستان کی بحری فوج کے سربراہ ایڈمرل افضل طاہر
امریکی چیف آف نیول آپریشنز ایڈمرل مائیکل مُلّن کو اسلام آباد میں
نیول ہیڈکواٹر کے دورے کے دوران یادگاری نشان پیش کر رہے ہیں
(فوٹو پاکستان نیول پبلک ریلیشنز ڈائریکٹوریٹ)

امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل ولیئم فیلون کی اہلیہ
میری فیلون اور امریکی سفارتخانہ کی اہلکار ٹانیا بوڈی،
غیر سرکاری تنظیم سی آر ایس کی سربراہ محترمہ مہناز عزیز
اسلام آباد کے ایک مقامی اسکول کے دورہ کے دوران

(فوٹو آن لائن)

خبرونظر

مئی 2007ء
شمارہ نمبر 5

فہرستِ مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط 4

ارکان کانگریس کے دورہ کی تصویری جھلکیاں 5

ڈاڈر میں گرلز مڈل اسکول کی نوتعمیر شدہ عمارت کا افتتاح 6

ڈاڈر میں رکن کانگریس نیٹالووئی کے خطاب سے اقتباسات 7

امریکی کانگریس کی جانب سے فرنٹیئر کور کو مواصلات کے آلات کی فراہمی 8

فرنٹیئر کانسٹیبلری کیلئے 10 لاکھ ڈالر کی اضافی امداد 9

کانگریس وفد کی قیمتی پتھروں اور زیورات سے متعلق منصوبہ کا دورہ 10

کانگریس وفد کی واہگہ بارڈر پر تقریب میں شرکت 11

امریکہ ۔ تبدیلی کو خوش آمدید کہنے والی قوم 12

جان گیسٹرائیٹ کی وزیرداخلہ آفتاب شیرپاؤ سے ملاقات 14

انگریزی زبان کے اساتذہ کیلئے "بکس ان اے باکس" 15

امریکہ میں ہوفمینز گھرانہ کے ساتھ 365 دن 16

یوم الارض کی مناسبت سے پوسٹر سازی کا مقابلہ 18

افغان پناہ گزین اور مقامی آبادی کیلئے طبی مرکز کی تزئین و آرائش 20

ایڈیٹر ان چیف

الیزبتھ او۔ کولٹن

پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

راجہ سعید احمد

اردو سرورق

رکن کانگریس نیٹالووئی ڈاڈر میں گرلز مڈل اسکول کی تقریب میں ایک طالبہ سے ہاتھ ملا رہی ہیں (فوٹو خبرونظر)

قارئین خبرونظر کے خطوط

سب سے زیادہ خوشی

مجھے ماہ مارچ کا شمارہ اپنے وقت پر مل گیا۔ سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ آپ لوگوں نے سفارت خانہ کی ویب سائٹ کھول دی ہے۔ اب اس جدید دور کی سہولت کا تمام لوگ اور خاص طور پر طلباء فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اب سیکنڈوں میں معلومات اور تفاصیل آپ کی اس ویب سائٹ سے مل جایا کریں گی۔ اس بات کے لئے آپ کے سفیر صاحب اور آپکا ادارہ تعریف کے مستحق ہیں سفیر رائن سی کروکر کا الوداعی انٹرویو پڑھا۔ ان کے واپس جانے کا دکھ اور ملال ہے۔ انہوں نے اپنے مختصر دور میں کافی کام کیا۔ گندھارا تہذیب کی چوری ہونے والی نوادرات کا واپس پاکستان کو دینا امریکہ کی طرف سے تہذیبوں کے تحفظ کا فرض ادا کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امریکہ کا یہ احساس ذمہ داری باقی دنیا کے لوگوں اور ممالک کے لیئے ایک سبق ہے۔

آصف انصاری (کوٹری)

نعمت سے کم نہیں

میں گورنمنٹ مڈل اسکول لطیف آباد نمبر 7 میں ہیڈ مسٹریس ہوں۔ آپ کا رسالہ مجھ جیسے لوگوں کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ ہم Up-to-date رہنے کے لئے ''خبرونظر'' جیسے معلوماتی رسالے سے بہت مستفیض ہو رہے ہیں۔ تعلیم کے میدان میں امریکہ کا تعاون بہت مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ تمام مضامین بہت ہی معلوماتی ہوتے ہیں۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات کو کسی کی نظر نہ لگے اور یہ تعلقات اس سے بھی زیادہ خوشگوار ہوں۔

رخسانہ روحی (لطیف آباد)

انٹرویو

محترم جوناتھن ایڈلٹن کا انٹرویو پڑھا اور معلوم ہوا کہ یو ایس ایڈ پاکستان میں کس طرح اور کن کن منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔

ذوالقرنین شاہ بھٹ شاہ

نہایت عمدہ

''خبرونظر'' مارچ 2007ء کا رسالہ نہایت عمدہ اور معلوماتی ہے۔ اس رسالہ کو ہفتہ وار ہونا چاہیئے۔ جس قسم کی معلومات ''خبرونظر'' میں ملتی ہیں کسی اور رسالے میں نہیں۔

محبوب مسیح (راولپنڈی)

انتہائی مسرت

میں بھکر میں مستقل رہائش پزیر ہوں اور ایک عوامی گلوکار ہوں۔ کل ایک دوست کے ہاں ماہنامہ ''خبرونظر'' دیکھنے اور پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ شمارہ فروری 2007ء کا تھا۔ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی۔ یقین جانیئے کہ موجودہ دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اور یہ قارئین کو امریکہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں انتہائی کامیاب ثابت ہوگا۔

محمد رمضان بلوچ (بھکر)

مسحور کن

''خبرونظر'' فروری 2007ء کے شمارہ میں جناب جوناتھن ایڈلٹن (مشن ڈائریکٹر، یو ایس ایڈ) کا انٹرویو نہایت دلچسپ اور مسحور کن تھا۔ ان کی شخصیت متاثر کن ہے خصوصاً اردو ادب سے لگاؤ نے تو مجھے حیران کر دیا۔ میگزین میں امریکی ادب کیلیئے بھی مناسب جگہ فراہم کر کے مشکور فرمائیں تا کہ وقتاً فوقتاً پاکستانی عوام امریکی ادب سے واقف ہوا اور اس سے مستفید ہو سکے۔

شباب نیازی (باجوڑ ایجنسی)

باقاعدگی سے

''خبرونظر'' مجھے ہر ماہ باقاعدگی سے موصول ہوتا ہے جس پر میں آپ سب کا بہت مشکور اور ممنون ہوں۔ یہ رسالہ دونوں ملکوں کی عوام کے درمیان تعلقات اور دوستی کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں ایک بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ ''خبرونظر'' کی تمام ٹیم اور اسٹاف کو بہت بہت مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہر ماہ میگزین ایک نئے انداز سے شائع ہوتا ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

نعیم شاہ (کوہاٹ)

معیاری رسالہ

گزشتہ دنوں آپ کے رسالے ''خبرونظر'' سے تعارف ہوا۔ بہت معیاری رسالہ ہے۔ خاص طور پر امریکی معاشرے اور کلچر سے آگاہی کیلیئے آپکی کاوش قابل ستائش ہے۔ معیاری معلومات کے اضافے سے آپکا رسالہ مزید بہترین بن سکتا ہے۔

نسیم زادہ (پشاور)

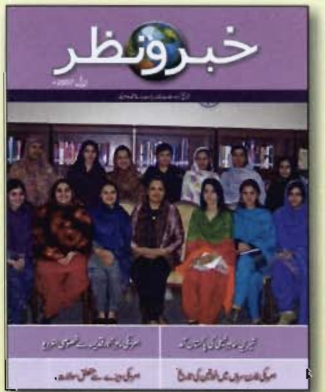

امریکی کانگریس کے وفود کا دورۂ پاکستان

امریکی کانگریس کے دو وفود مشترکہ طور پر 3 اپریل کو راولپنڈی میں صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں
(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی سینیٹر جان میکین 3 اِپریل 2007ء کو راولپنڈی میں صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں
(فوٹو پی آئی ڈی)

رکن کانگریس نیٹا لوئی کی سربراہی میں امریکی کانگریس کا ایک وفد صدر جنرل پرویز مشرف سے 7 اپریل 2007ء کو راولپنڈی میں ملاقات کر رہا ہے (فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی رکن کانگریس نے ڈاڈر میں گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول کی
نوتعمیر شدہ
عمارت کا افتتاح کیا

امریکی کانگریس کی رکن نیٹا لووئی نے 7 اپریل 2007ء کو گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول ڈاڈر کی نوتعمیر شدہ عمارت کا افتتاح کیا ہے جو 8 اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلہ میں تباہ ہوگئی تھی اور جسے یوایس ایڈ نے دوبارہ تعمیر کیا ہے۔

رکن کانگریس نیٹا لووئی نے اس سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسکول امریکہ اور حکومتِ پاکستان کے درمیان اشتراکِ کار اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کو "پہلے سے بہتر طور پر تعمیر" کرنے کے مشترکہ عزم وارادہ کی مثال ہے۔

نیٹا لووئی کی زیرِ قیادت ایوان نمائندگان کا ایک سات رکنی وفد، معاون نائب وزیر خارجہ برائے جنوب وسط ایشیائی امور جان گیسٹرائیٹ، ڈپٹی چیئرمین ایرا (ERRA) جنرل ندیم اور دیگر ضلعی حکام اس تقریب میں موجود تھے۔

نیٹا لووئی نے جو فارن آپریشنز، ایکسپورٹ فنانسنگ اور دیگر متعلقہ منصوبوں کی ذیلی کمیٹی کی سربراہ ہیں اس موقع پر کہا کہ ایسے لوگوں کی جنہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بہت کچھ کیا ہے اعانت بلاشبہ ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں آپ لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

اس موقع پر جس تختی کی نقاب کشائی کی گئی اس کی عبارت کچھ یوں ہے: "اصل عمارت 8 اکتوبر 2005 کے ہولناک زلزلہ میں تباہ ہوگئی تھی۔ اس کی تعمیر نو امریکی عوام نے دوستی کے جذبہ اور اس یقین کے ساتھ کی ہے کہ یہاں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات اپنے خاندانوں، مقامی آبادی اور قوم کی خوشحالی واستحکام میں اپنا کردار ادا کریں گی۔"

یوایس ایڈ کے 200 ملین ڈالر کے چار سالہ تعمیر نو پروگرام کے ذریعہ زلزلہ سے متاثر ہونے والے اضلاع باغ اور مانسہرہ اور آزاد کشمیر میں تباہ شدہ اسکول دوبارہ تعمیر کئے جا رہے ہیں، روزگار کو بحال کیا جا رہا ہے اور تعلیم اور صحت عامہ کی سہولیات کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

رکن کانگریس لووئی نے ERRA کیلئے جنرل ندیم کے قائدانہ کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ "ایرا" اور اس کے اشتراک کار ایک ایسی آفت کی تباہ کاریوں سے نمٹنے اور بحالی کے کاموں میں کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں جس کی پہلے کبھی نظیر نہیں ملتی۔

یوایس ایڈ پروگرام کے پہلے سال باغ میں تحصیل ہیڈکوارٹرز اسپتال سمیت صحت کے 15 طبی مراکز اور 50 اسکولوں کی تعمیر شروع کرے گا۔ یہ تمام عمارتیں زلزلہ سے محفوظ عالمی تعمیراتی معیار کے مطابق تعمیر کی جائیں گی اور ان میں معذوروں کیلئے بھی سہولیات میسر ہوں گی۔

رکن کانگریس نیٹا لووئی ڈاڈر میں گرلز مڈل اسکول کی طالبات سے محوِ گفتگو ہیں (فوٹو خبرونظر)

ڈاڈر میں گرلز مڈل اسکول کی عمارت کو منسوب کئے جانے کی تقریب میں

امریکی رکن کانگریس نیٹا لووئی

کے خطاب سے اقتباسات

رکن کانگریس نیٹا لوئی ڈاڈر میں گرلز مڈل اسکول کی تقریب میں طالبات سے خطاب کر رہی ہیں (فوٹو خبرونظر)

ہیڈ مسٹریس شبانہ، یہ بات ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ ہم کھیلوں کا یہ سامان آپ کو اور آپ کی طالبات کو پیش کر رہے ہیں۔ آپ کی طالبات کو بیڈمنٹن، والی بال، ٹیبل ٹینس اور رنگس کھیلنے کیلئے جس ساز وسامان کی ضرورت ہے وہ اس میں موجود ہے۔ اس اسکول میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

میں پورے وفد کی جانب سے آج ڈاڈر میں آپ کے خوبصورت نئے اسکول کو منسوب کرنے کیلئے یہ موقع فراہم کرنے پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اکتوبر 2005ء میں اس خطہ میں زلزلہ آنے کے بعد، دنیا بھر کے لوگوں نے مل جل کر زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں فوری امداد کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کام کیا۔ مجھے فخر ہے کہ امریکہ اور امریکی کانگریس لبیک کہنے والوں میں شامل تھے اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ ہم اس خطہ میں تعمیر نو کی طویل المیعاد ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بھی کام کر رہے ہیں جو زلزلہ سے تباہ ہوگیا تھا۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب ڈاڈر میں (تعمیر نو) کے نتائج دیکھنے کیلئے میں آپ کے پاس ڈاڈر آئی ہوں۔ ہم نے مل جل کر اس نئے اسکول کی تعمیر میں مدد فراہم کی جس سے زندگیاں از سر نو استوار ہوں گی جو ہولناک زلزلہ سے متاثر ہوگئیں تھیں۔

آپ اساتذہ، والدین اور طالبات نے گزشتہ ڈیڑھ برسوں میں جبکہ اسکول کی عمارت تباہ ہوچکی تھی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ کر جرات کی داستان رقم کی ہے۔ امریکی کانگریس میں اپنی موجودگی کے دوران میرے نزدیک لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ سے زیادہ کچھ اہم نہیں رہا اور امریکہ میں بھی اس محاذ پر ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم میں سرمایہ کاری تمام ترقیاتی سرمایہ کاری میں سب سے زیادہ منافع بخش ثابت ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین کے بچے بھی زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ تعلیم یافتہ مائیں بہ نسبت دوسروں کے زیادہ آسانی سے طبی امداد حاصل کرتی ہیں اور اپنے بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ کو یقینی بناتی ہیں اور غذائیت اور صفائی ستھرائی کے بارے میں بہتر معلومات رکھتی ہیں۔

تعلیم خواتین کو اپنے خاندانوں کو مالی طور پر مدد کرنے کے بھی قابل بناتی ہے اور اس سے ان کی مقامی آبادی اور بحیثیت مجموعی معاشرہ کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ماؤں کی تعلیم ان کے بچوں کی تعلیم میں کامیابی میں بھی کردار ادا کرتی ہے۔ ایک ماں جس نے اسکول میں رسمی تعلیم کے حصول کیلئے کئی برس گزارے ہوں دوسروں کی نسبت اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے اور اس کی تعلیم میں زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔

ان تمام وجوہات کے پیش نظر میرے نزدیک ایک امریکی شہری اور امریکی کانگریس کی رکن ہونے کے ناطے اس بات سے زیادہ کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ یہاں صوبہ سرحد میں اساتذہ کیلئے اسکولوں کی عمارتیں ہوں جو پڑھانے کے متمنی ہیں اور لڑکیاں پڑھنے کی خواہاں ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ گزشتہ ستمبر میں یہاں کسی طالبہ نے یو ایس ایڈ میں سے کسی سے سوال کیا تھا کہ ہم ایک ہائی اسکول کب تعمیر کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی لڑکی جو ایسا سوال کرنے کا سوچ سکتی ہے اس کو ٹھوس جواب ملنا چاہیئے۔ اور میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ ایسی لڑکی کو ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ اس لئے مجھے جواب دینے کی اجازت دیجیئے۔ اگر مقامی آبادی اور ضلعی ناظم آمادہ ہوں اور اگر اس کیلئے جگہ بھی مل سکے تو میں ڈاڈر میں لڑکیوں کا ہائی اسکول کی تعمیر کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کروں گی۔

میں ہر اس شخص کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جس نے زلزلہ کے بعد مڈل اسکول کی تعمیر نو کو کامیاب بنانے کیلئے سخت محنت کی۔ ان میں ضلعی حکام، مقامی رہنما اور تمام نوجوان شامل ہیں جنہوں نے تعمیر میں حصہ لیا۔ ہم مل جل کر نہ صرف تعمیر نو بلکہ پہلے سے بہتر تعمیر کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

اور اب میں پورے وفد کی جانب سے بڑی خوشی کے ساتھ یہ تختی پیش کر رہی ہوں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آج ہم اپنے پاکستانی دوستوں کی ان کوششوں میں ہاتھ بٹا کر کیوں خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

رکن کانگریس نیٹا لووئی فرنٹیئر کور کے انسپکٹر جنرل عالم خٹک کو مواصلاتی آلات دے رہی ہیں

(فوٹو خبرونظر)

پاکستان کے مستقبل کے استحکام سے وابستگی پر امریکی کانگریس کے وفد کو خراج تحسین

امریکی کانگریس کی جانب سے فرنٹیئر کور کو

مواصلات کے آلات کی فراہمی

امریکی کانگریس کی رکن نیٹا لووئی اور چھ دیگر ارکان کانگریس نے 7 اپریل 2007ء کو پشاور کا دورہ کیا اور فرنٹیئر کور کو مواصلات کے نئے آلات پیش کئے۔ یہ آلات اُن 15 ملین ڈالر مالیت کے نئے آلات کا حصہ ہیں جو امریکہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کی فرنٹیئر کور کیلئے 2005ء سے فراہم کر رہا ہے۔

امریکی رکن کانگریس نیٹا لووئی نے ترقیاتی اور سفارتی پروگراموں کو "امریکہ کا پہلا دفاعی مورچہ" قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ فرنٹیئر کور کو فراہم کی گئی امریکی امداد حکومت پاکستان کو ملک کے قبائلی علاقوں میں ترقی کے مثبت کاموں میں معاون ثابت ہوگی۔

رکن کانگریس نیٹا لووئی نے کہا کہ اس براہ راست امداد کے واضح نتائج سامنے آئے ہیں یعنی محفوظ تر آبادیاں اور زیادہ مستحکم سرحدی علاقہ جس سے یہاں پر تیز تر معاشی اور معاشرتی ترقی ہوگی۔

رکن کانگریس لووئی نے کہا کہ ہم نے کانگریس کے ذریعہ جو امداد فراہم کی ہے اس کے مثبت نتائج دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان میں اس کو انتہائی مفید طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

فرنٹیئر کور کے انسپکٹر جنرل عالم خٹک نے نیٹا لووئی اور کانگریس کے وفد کی پاکستان کے مستقبل سے وابستگی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج یہاں وہ لوگ تشریف فرما ہیں جن کی وجہ سے فرنٹیئر کور کو امریکی امداد کی فراہمی ممکن ہوئی۔

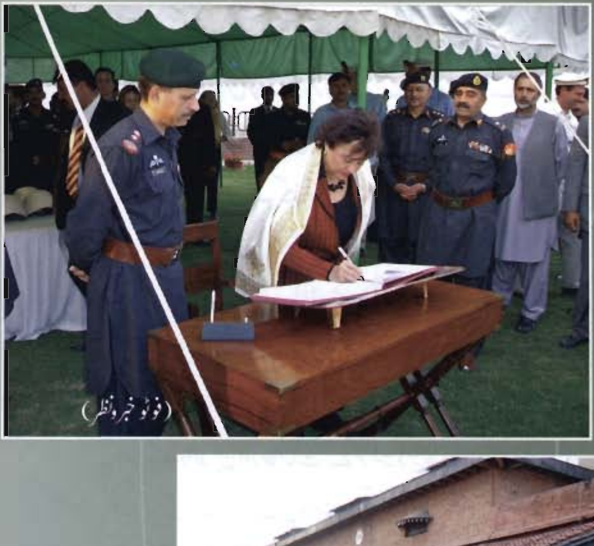

(فوٹو خبرونظر)

امریکی سفارتخانہ کا شعبہ انسدادِ منشیات (NAS) 11 ستمبر کے واقعات کے بعد سے فرنٹیئر کور کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے اور ضروری سلامتی اور قانون کے نفاذ کے آلات اور پاک افغان سرحد پر 105 بارڈر پوسٹیں قائم کرنے کیلئے امداد فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکی محکمہ انصاف فرنٹیئر کانسٹیبلری کو تربیت میں بھی معاونت فراہم کر رہا ہے۔

(فوٹو خبرونظر)

رکن کانگریس نیٹا لووئی کا فرنٹیئر کور کے ہیڈکوارٹرز کے دورہ کے موقع پر حکام سے تعارف کرایا جارہا ہے

فرنٹیئر کانسٹیبلری کیلئے

10 لاکھ ڈالر کی اضافی امداد:

مفاہمت کی یادداشت پر دستخط

پاکستان اور امریکہ نے ہفتہ 7 اپریل 2007ء کو پشاور میں مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس کی مالیت دس لاکھ ڈالر ہے اور اس کے تحت سرحدی علاقوں میں سرحدی چوکیوں کو بحال کیا جائے گا۔ مفاہمت کی یہ یادداشت پاکستان کی بارڈر سیکورٹی فورسز کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے ایک مشترکہ منصوبہ کا حصہ ہے جس سے توقع ہے کہ 286 کلومیٹر طویل سرحدی علاقہ کی حفاظت کیلئے فرنٹیئر کانسٹیبلری کی 50 اضافی دستے تشکیل دی جائیں گے۔

رکن کانگریس نیٹا لووئی جو امریکی کانگریس کی بجٹ کی سب کمیٹی برائے اسٹیٹ و فارن آپریشنز کی سربراہ ہیں نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان طویل مدت تزویراتی تعلقات ہیں اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کو فراہم کی جانے والی یہ امداد اس اشتراک کار کا ایک حصہ ہے۔

(فوٹو خبرونظر)

امریکی ناظم الامور پیٹر ڈبلیو بوڈی اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے کمانڈانٹ ملک نوید خان فرنٹیئر کانسٹیبلری کو ایک ملین ڈالر کی اضافی امداد کی فراہمی کیلئے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کر رہے ہیں۔ اس موقع پر رکن کانگریس نیٹا لووئی بھی موجود ہیں۔
(فوٹو خبرونظر)

نیٹا لووئی نے جن کی زیر قیادت امریکی کانگریس کا ایک وفد ان دنوں پاکستان کے دورہ پر ہے ،اس تقریب میں شرکت کی۔

انہوں نے کہا کہ میں امریکہ کے پاکستان کی سیکورٹی فورسز کے ساتھ اشتراک کار کے تسلسل کو دیکھ کر خوش ہوں۔

مفاہمت کی یادداشت پر دستخط سے قبل گزشتہ سال امریکی سفارتخانہ نے 2.7 ملین ڈالر مالیت کے حفاظتی اور مواصلاتی آلات فراہم کرنے اور سرحدی چوکیوں کی تعمیر نو کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کا وعدہ کیا تھا۔

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی نے کہا کہ امریکہ کو فرنٹیئر کانسٹیبلری کے ساتھ تعلقات پر فخر ہے جو قابل فخر اور جرات و بہادری کی تاریخ کا حامل ادارہ ہے۔ امریکی ناظم الامور نے فرنٹیئر کانسٹیبلری کے کمانڈنٹ ملک نوید خان کے ہمراہ مفاہمت کی یادداشت پر دستخطوں کی تقریب میں حصہ لیا۔

امریکی ناظم الامور بوڈی نے کہا کہ امریکہ کانسٹیبلری کو امسال امداد فراہم کر کے بندوبستی علاقوں اور فاٹا کے درمیان اہم علاقہ میں سلامتی کی صورتحال کو بہتر بنانے کی کوششوں میں تعاون کر کے خوش ہے۔ اس اعانت سے 23 سرحدی چوکیوں کو 20 سے 40 اہلکاروں کیلئے بہتر بنایا جائے گا۔

پیٹر بوڈی نے کہا کہ امریکہ مستقبل میں کانسٹیبلری کی سلامتی کی کوششوں کیلئے فنی اور تربیتی امداد فراہم کرتا رہے گا۔ محکمہ خارجہ کی امداد کے علاوہ امریکی محکمہ انصاف بھی کانسٹیبلری کو کئی منصوبوں میں مدد دے رہا ہے۔

فرنٹیئر کانسٹیبلری کو خصوصی تربیت دی گئی ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ امریکی سفارت خانہ آنے والے مہینوں میں کانسٹیبلری کو شہری بدامنی پر قابو پانے کیلئے ریپڈ ریسپانس فورس اور ٹیکٹیکل ریسپانس کی تربیت دے گا اور مناسب آلات سے بھی لیس کرے گا۔

کانسٹیبلری نے ابتدائی مالی امداد سے سرحدی چوکیوں کی تعمیر نو اور تزئین کی صلاحیتوں کو بہتر بنالیا ہے اور ڈی آئی خان، بنوں، لکی اور ٹانک کے سرحدی علاقوں میں 23 اضافی چوکیوں کی تعمیر نو کا کام شروع کرنے کیلئے تیار ہے۔

امریکی کانگریس کے
وفد کی قیمتی پتھروں
اور زیورات سے متعلق

یو ایس ایڈ کے منصوبہ کا دورہ

نیتا لووئی کی زیر قیادت امریکی کانگریس کے ایک چھ رکنی وفد نے 8 اپریل 2007ء کو لاہور میں یو ایس ایڈ کے جواہرات اور زیورات کے منصوبہ کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ یو ایس ایڈ اقتصادی ترقی کے اپنے پروگرام کے تحت پاکستان کو کاروبار کے فروغ کیلئے 22 ملین ڈالر کی امداد فراہم کر رہا ہے۔

رکن کانگریس نیتا لووئی نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ بات باعث سرت ہے کہ آج میں یو ایس ایڈ اور اور حکومتِ پاکستان کے قابل قدر تعاون سے ہونے والے کستان کے قیمتی پتھروں اور زیورات کی صنعت کے اہم کام کا ذاتی طور پر مشاہدہ کر رہی ہوں۔ م اس حقیقت کو سراہتے ہیں کہ یہ صنعت ترقی کی راہ میں حائل دشواریوں سے نمٹنے کیلئے اجتماعی کوششوں کی راہ اپنا رہی ہے۔

یو ایس ایڈ پاکستان کے تزویراتی ترقی اور مسابقت کاری کے منصوبہ (PISDAC) کے ذریعہ کستان کے درمیانہ درجہ اور چھوٹے کاروباروں کی مسابقت کی صلاحیتوں کو بڑھانے پر خصوصی توجہ ے رہا ہے۔ فی الوقت اس منصوبہ کے تحت جواہرات و زیورات، ڈیری، سنگ مرمر و گرینائٹ، ٹیکلچر، جراحی وطبی آلات اور فرنیچر کے شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مئی 2004ء میں شروع کئے گئے PISDAC پروگرام نے متعدد پاکستانی صنعتوں کے ساتھ مل کر سٹریٹجک ورکنگ گروپس (SWOGs) تشکیل دیئے جنہوں نے پیداوار کو بہتر بنانے، مارکیٹنگ کو فروغ اور صارفین کی سروریات کو پورا کرنے کے مقاصد کو مدنظر رکھ کر حکمت عملی وضع کی۔

وفد نے زیورات سازی کے روبتی طریقہ کار کا بھی مشاہدہ کیا اور جواہرات و زیورات کے شعبہ کی سابقت کاری کی صلاحیت کو بڑھانے کیلئے حکمت عملی پر مبنی سرگرمیوں کے بارے میں ایک بریفنگ ں بھی شرکت کی۔

امریکی کانگریس کے وفد نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی، سیاستدانوں اور سول وسائٹی کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں اور تاریخی بادشاہی مسجد کا بھی دورہ کیا۔

امریکی کانگریس کے وفد نے واھگہ بارڈر پر پرچم اتارنے کی تقریب دیکھی

رکن کانگریس نیتا لووئی واہگہ بارڈر پر پرچم اتارنے کی تقریب میں سرحدی محافظوں کے ہمراہ۔ (فوٹو خبر و نظر)

امریکی کانگریس کے ایک چھ رکنی وفد نے نیتا لووئی کی زیرِ قیادت 8 اپریل 2007ء کو لاہور کا دورہ کیا۔ نیتا لووئی نیویارک سے ڈیموکریٹ پارٹی کی رکن کانگریس ہیں۔ امریکی وفد نے واہگہ بارڈر پر مشترکہ چیک پوسٹ پر پرچم اُتارنے کی تقریب کا مشاہدہ کیا۔ اس تقریب کو دیکھنے کیلئے پاکستان اور بھارت کی سرحدوں پر دونوں ملکوں کے لوگ آتے ہیں۔

واہگہ بارڈر آمد پر ستلج رینجرز کی 10 ویں ونگ کے ونگ کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل طارق جنجوعہ نے وفد کا خیر مقدم کیا۔ وفد کو بعد ازاں زیرو پوائنٹ پر لے جایا گیا جو ایک پکی سڑک ہے اور اصل سرحد کے خط کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہاں پر ارکان کانگریس کو سرحد عبور کرنے کی مختصر تاریخ سے آگاہ کیا گیا۔ بریفنگ کے بعد وفد کو اسٹینڈ تک لے جایا گیا۔

رسم کے مطابق دورہ کرنے والی شخصیت خاتون رکن کانگریس لووئی نے پریڈ کمانڈر کو تقریب کے آغاز کی رسمی اجازت دی۔ جس کے بعد پاکستان اور بھارت کی بارڈر فورسز کے جوانوں نے 25 منٹ تک پریڈ کی جو قدموں کی ہم آہنگی کا شاندار مظاہرہ تھا۔ بگل کی آواز پر دونوں ملکوں کے پرچم سرنگوں کئے گئے اور دونوں ملکوں کے فوجیوں نے رات بھر کیلئے دروازے بند کرنے سے قبل ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے۔

وفد نے اس تقریب کو متاثر کن قرار دیا اور ایک رکن کانگریس نے کہا کہ وہ اس منظر کو عرصہ تک بھلا نہیں پائیں گے۔

امر

تبدیلی کو خوش آمدید کہنے والی قوم

(منظور کاکڑ نے 2005ء میں محکمہ خارجہ کے انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام کے تحت امریکہ کا دورہ کیا۔ جس کا عنوان " نشہ آورادویات کا غلط استعمال، علاج اور تدارک " تھا۔)

مضمون نگار منظور کاکڑ نیویارک میں (پس منظر میں مجسمہ آزادی نظر آرہا ہے)

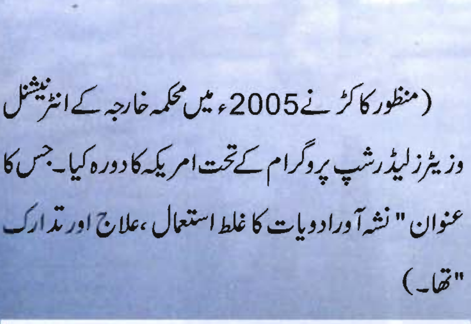

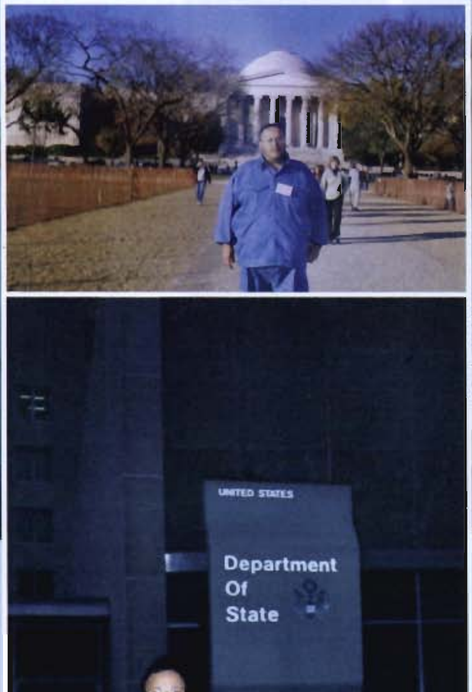

مضمون نگار امریکی محکمہ خارجہ کے دفتر میں

ریاست ہائے متحدہ امریکہ مختلف ثقافتوں، لوگوں اور روایات کا امتزاج ہے اور دنیا میں ایک متحرک مقام کا حامل ہے جو اس گلوبل ویلج کی مختلف قوموں کے درمیان اتفاق، امن وآشتی اور مساوات کا عکاس ہے۔ درحقیقت، میری رائے میں یہ ملک انسانیت کی خدمت کررہا ہے۔

میں نے امریکی محکمہ خارجہ کی خصوصی دعوت پر انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام کے تحت امریکہ کا دورہ کیا۔ اس پروگرام کا عنوان " نشہ آور ادویات کا غلط استعمال، علاج اور تدارک " تھا۔ حکومت امریکہ بالخصوص محکمہ خارجہ ہمارے معاشروں سے اس لعنت کے خاتمہ کیلئے جو اقدامات کررہے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔

میں امریکی لوگوں کی خوش مزاجی سے بڑا متاثر ہوا۔ امریکہ مختلف ممالک کے لوگوں بنیادی ڈھانچہ کی تعمیر اور تعلیم کا فروغ میں امداد دیتا ہے اور اس کے علاوہ دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی کوئی قدرتی آفت آتی ہے وہاں کے متاثرہ لوگوں کی مدد کو پہنچتا ہے۔

اس پروگرام کے دوران، میں واشنگٹن ڈی سی، بالٹی مور، نیویارک، نیوجرسی، ڈینور، کولوراڈو اور ڈیس موئنس آئیوا گیا۔

یکہ

واشنگٹن ڈی سی میں ہم نے نیشنل ڈرگ کنٹرول پروگرام کوآرڈینیٹر سے ملاقات کی اور منشیات کے عادی افراد کی فلاح کے حوالے سے مختلف معاملات پر بات چیت کی۔ ہم نے میری لینڈ میں امریکی محکمہ صحت و انسانی خدمات کا بھی دورہ کیا جہاں رچرڈ اے مور سے ملاقات کی جو سینٹر فار سبسٹینس ابیوز پریوینشن کے سربراہ ہیں۔ امریکی محکمہ انصاف کے دورہ کے دوران ہم نے منشیات کے استعمال کے حوالے سے حکام سے تبادلہ خیال کیا خاص طور پر ایشیائی ممالک میں جہاں امریکہ اس لعنت سے نمٹنے کیلئے امداد فراہم کررہا ہے۔

بالٹی مور میں، ہم نے جان ہاپکنز یونیورسٹی کا دورہ کیا اوراس کی خوبصورت بندرگاہ کو دیکھا۔ بالٹی مور کے شہری بڑے ملنسار اور خوش اخلاق ہیں اور یہ شہر انتہائی پرسکون اور خوبصورت ہے۔

کولوراڈو میں، ہم نے ڈینورسٹی کمیونٹی ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ سے ملاقات کی اور عام لوگوں کی بہبود سے متعلق معاملات پر بات چیت کی اور نشہ کی لعنت سے چھٹکارا پانے کی حکمت عملی پر غور کیا۔ یہ شہر انتہائی خوبصورت اور صاف ستھرا ہے۔ ہم ڈینور کے جیل کا بھی دورہ کیا اوران لوگوں سے ملاقات کی جو منشیات کی اسمگلنگ کے جرم میں سزائیں بھگت رہے ہیں۔ میں جیل انتظامیہ کے ان اصلاحی اقدامات سے بڑا متاثر ہوا جواس نے اس کالے دھندے میں ملوث لوگوں کی اصلاح کیلئے کئے ہیں۔ جیل انتظامیہ نے اپنی تمام تر توانائیاں قیدیوں کی فلاح و بہبود، انہیں طبی سہولیات بہم پہنچانے اور انہیں مثالی شہری بنانے کیلئے وقف کررکھی ہیں۔ اہلیانِ ڈینورسٹی فطری طور پر میزبان لوگ ہیں۔ ڈینور کے ایک معزز شہری نے ہمیں اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔

ڈیس موئنس، آئیوا ایک نہایت پرسکون شہر ہے، جس کی بیشتر آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے جو زرعی اراضی پر مشتمل ہے۔ ہم نے ڈیس موئنس کے گورنر ہاؤس کا بھی دورہ کیا اور ہم مقامی لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے اٹھائے گئے اقدامات سے بہت متاثر ہوئے۔ اس شہر میں متعدد تاریخی آثار قدیمہ

موجود ہیں اور گورنر ہاؤس کی عمارت اُن میں سے ایک ہے۔ ہم نے اُن کی اسمبلی کا بھی دورہ کیا اور متعدد ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں کیں۔ ایک مقامی سول اسپتال کے دورہ کے دوران ہمیں نشہ کی لعنت میں مبتلا افراد کی بحالی کے ایک منصوبہ کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔

نیویارک میں، ہم نے برائن جوہانسن کے دفتر کا دورہ کیا جو انسانیت کی خدمت میں مصروف ایک تنظیم "دی باوری مشن" کے سربراہ ہیں۔ میں اس تنظیم کی خدمات اور خیرسگالی کے پیغام سے بڑا متاثر ہوا۔

ہم نے ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ، ٹائم اسکوائر اور نیویارک کے قدیم گرجا گھروں اور گراؤنڈ زیرو کا بھی دورہ کیا۔ ہم نے ایک عدالت میں ایک مقدمہ کی کارروائی بھی دیکھی جو منشیات کی اسمگلنگ کے متعلق تھا۔ پوری سماعت کے دوران، جج کا رویہ قابل تعریف تھا۔ جس طرح اس نے ملزم سے اس کے جرم کا اقرار کروایا اور یہ غلطی نہ دوبارہ نہ کرنے اور ایک اچھا شہری بننے کا وعدہ کروایا وہ شہریوں کا خیال رکھنے والی ریاست کی ایک بہترین مثال تھا۔

منظور کاکڑ نیویارک میں ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ کے قریب

نیوجرسی میں ہمارے دورہ کا انتظام ٹاؤن شپ پولیس نے کیا تھا۔ ہم نے مختلف پولیس افسران سے ملاقاتیں کیں اور انہیں باصلاحیت اور قابل اہلکار پایا۔ وہ ہمیں ایک اسکول لے گئے جہاں نئی نسل کو منشیات کی لعنت سے آگہی کی ایک مہم چلائی جارہی تھی تا کہ انہیں اس لعنت سے نبردآزما ہونے کیلئے تیار کیا جاسکے۔

امریکہ میں تین ہفتے کے قیام کے دوران، مجھے امریکی معاشرہ، سیاست، ثقافت، میزبانی دیکھنے اور اور پالیسی ساز اداروں کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ امریکہ کے لوگ بات قبول کرنے، جفاکش اور تبدیلی کا خیر مقدم کرنے والے لوگ ہیں۔ اُن میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو دنیا کی قیادت کرنے کیلئے ضروری ہیں۔

معاون نائب وزیر خارجہ جان گیسٹرائیٹ وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ سے ملاقات کر رہے ہیں۔ (فوٹو پی آئی ڈی)

نائب معاون وزیر خارجہ

جان گیسٹرائیٹ کی

وفاقی وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ سے ملاقات

معاون نائب وزیر خارجہ جان گیسٹرائیٹ
وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ سے مصافحہ کر رہے ہیں۔
(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی نائب معاون وزیر خارجہ برائے جنوب و وسط ایشیا جان گیسٹرائیٹ نے منگل 10 اپریل 2007ء کو اسلام آباد کے دورہ کے دوران کہا ہے کہ امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے قائدانہ کردار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

نائب معاون وزیر خارجہ برائے جنوب و وسط ایشیا جان گیسٹرائیٹ نے ان خیالات کا اظہار وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کے دوران کیا۔ اس موقع پر امریکی ناظم الامور پیٹر ڈبلیو بوڈی بھی موجود تھے۔

امریکی سفارت کار نے کہا کہ امریکہ اور پاکستان کے مابین تعلقات مستقبل میں مزید مستحکم ہوں گے۔

وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ نے اس موقع پر کہا کہ صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز کی دانشمندانہ پالیسیوں کے باعث پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

وفاقی وزیر نے جناب گیسٹرائیٹ کو بتایا کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک مختلف شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں اور دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات مزید فروغ پائیں گے۔

امریکی کلچرل اتاشی ٹی جے گُربیشا "بکس اِن اے باکس" پروگرام کے تحت
ایک غیر سرکاری تنظیم ڈیویلپمنٹ اِن لٹریسی کو انگریزی کتب اور دیگر تدریسی مواد دے رہے ہیں۔

(فوٹو خبرونظر)

انگریزی کی ترویج کے لئے عطیۂ کتب

اساتذہ کا ایک نیا تربیتی پروگرام

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ کے کلچرل اتاشی ٹی جے گُربیشا نے 10 اپریل کو " بکس ان اے باکس" پروگرام کے تحت ایک قومی غیر سرکاری تنظیم ڈیویلپمنٹ اِن لٹریسی کو کتابیں اور دیگر تعلیمی مواد پر مشتمل ایک باکس (ڈبہ) حوالے کیا ہے۔

یہ پروگرام جس کا نام " بکس اِن اے باکس" (ڈبہ میں بند کتابیں) ہے کتابوں اور تربیت کے امتزاج پر مبنی پروگرام ہے اور اس کا مقصد انگریزی اساتذہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا بھر میں انگریزی کی تدریس کو بہتر بنانے کا موقع میسر آتا ہے۔ یہ اُن 46 باکس میں سے ایک باکس ہے جو امریکی سفارتخانہ کا شعبہ امور عامہ پاکستان میں مختلف تعلیمی اداروں میں تقسیم کرے گا۔

" بکس اِن اے باکس" ایک ایسا ڈبہ ہے جس میں انگریزی زبان کے اساتذہ، یونیورسٹی اور سیکنڈری سطح کے تربیت کنندگان کیلئے مناسب تدریسی مواد موجود ہوتا ہے۔ اس تدریسی مواد میں زبان کے تدریسی طریقے اور زبان سیکھنے کیلئے سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے، صرف ونحو، ذخیرہ الفاظ اور تلفظ کے موضوعات پر مبنی سرگرمیاں شامل ہیں۔ لغات، نقشے اور اساتذہ کی رہنمائی کیلئے ایک کتابچہ بھی اس پیکج کا حصہ ہے۔ یہ سارا مواد نہایت احتیاط سے منتخب کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ اور ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ درجہ کے طالبعلم اس سے مکمل طور پر استفادہ کریں۔

امریکی محکمہ خارجہ کا دفتر برائے انگریزی زبان پروگرامز نے ایک نئے منصوبہ کا اعلان کیا ہے جس کے تحت انگریزی زبان کے اساتذہ کیلئے کتابیں اور ماخذ فراہم کئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں ملک کے اندر ہی امریکی ماہرین تعلیم سے بھی تربیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ تعلیم کی بہتری کیلئے سرگرم "ڈیویلپمنٹ اِن لٹریسی" کا نیٹ ورک پاکستان بھر میں لگ بھگ 150 اسکول چلا رہا ہے، جس میں تقریباً 13 ہزار بچے زیر تعلیم ہیں۔

امریکی سفارتکار نے تقریب کے شرکاء کو پاکستان میں امریکی سفارتخانہ کے مختلف منصوبوں اور انگریزی کی تدریس کے پروگراموں کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا جن میں پہلی جماعت سے دسویں جماعت کے طالب علموں کیلئے ریڈیو پر مبنی ای ایل ٹی کے اسباق اور شعبہ امور عامہ کی مالی اعانت سے سیسمی انگلش ٹی وی سیریز، RELO اور ELFs وغیرہ کی ای ایل ٹی ورکشاپس شامل ہیں۔

اِس موقع پر ڈائریکٹر پروگرامز (DIL) ڈاکٹر اے ایچ نیئر نے امریکی سفارتخانہ کو مفید تربیتی مواد فراہم کرنے پر اپنی تنظیم کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔

بکس اِن اے باکس کے تحت دی گئی کتب۔ (فوٹو خبرونظر)

تحریر: نفیسہ عقیل کھنڈ والہ

مصنف نفیسہ کھنڈ والہ اپنے میزبان امریکی گھرانہ کے ساتھ

امریکہ میں ہوفمین گھرانہ کے ساتھ

یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی (YES) پروگرام کے تحت پاکستان کے ہائی اسکولوں کے طلبہ وطالبات کو امریکہ میں ایک سال کی تعلیم کیلئے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام کیلئے مالی اعانت امریکی محکمہ خارجہ کا شعبہ ثقافتی امور فراہم کرتا ہے جس کے ذریعہ متعدد ملکوں کے ہائی اسکولوں کے طالب علموں کو ایک سال تک امریکی ہائی اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے اور امریکی میزبان گھرانوں میں قیام کا موقع میسر آتا ہے۔

میں، نفیسہ کھنڈ والہ جو ایک تعلیمی تبادلہ کے پروگرام کی طالبہ تھی نئی دنیا میں آنا ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ اپنے گھر والوں اور خیال رکھنے والے ماں باپ کو چھوڑنا ایک بڑا قدم تھا جو میں نے اٹھایا اور جس پر مجھے فخر ہے۔ لیکن میرے لیے یہ قدم اتنا آسان نہ ہوتا اگر میری دیکھ بھال کرنے، پیار کرنے اور میزبانی کرنے کیلئے ہوفمین خاندان نہ ہوتا۔

جب میں پاکستان سے روانہ ہوئی تو میں یہ جانتی تھی کہ میں ہوفمین خاندان کے ساتھ ایک

ہفتہ یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ گزاروں گی۔ تاہم جب میں Pasco، ڈبلیو اے پہنچی تو مجھے بتایا گیا کہ اس طرح پروگرام مرتب کیا گیا ہے کہ میں ایک سال تک اس خاندان کے ساتھ ٹھہر سکتی ہوں۔

ابتدائی چند ہفتوں تک تو میں تھوڑا سا تکلف کرتی رہی لیکن بعد میں تمام تکلفات ختم ہوگئے۔ ہوفمین خاندان سات افراد پر مشتمل تھا۔ میزبان والدین (شیرون اور بوب) میری میزبان بہنیں (رتھ، ریچل اور کرسٹینا) اور میرے میزبان بھائی (کرٹ اور ڈیرک)۔ اگرچہ میری تینوں بہنیں اڈاہو میں رہتی ہیں لیکن مجھے ان سے ملنے کے بہت مواقع میسر آئے اور ہم خوب لطف اندوز ہوئے۔ سب سے چھوٹے بھائی کرٹ نے مجھے میرے حقیقی چھوٹے بھائی کی یاد دلا دی وہ مجھے اسی طرح تنگ کرتا تھا جس طرح میرا حقیقی بھائی کرتا ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اس نے ایسا کیا۔

یہاں آتے ہوئے مجھے سب سے زیادہ جو خوف تھا وہ یہ کہ ہمارے مذہبی دنوں اور تہواروں کا کیا ہوگا۔ یہ بات ان بہت سی باتوں میں سے ایک تھی جس کیلئے میرے میزبان گھرانے نے میرے ساتھ اس طرح برتاؤ کیا جس طرح کہ میں اپنے گھر میں ہوں۔ عیدالاضحیٰ کے دن میں اسکول گئی تو میں اداس تھی کہ میں اکیلی ہوں کوئی گھر والا ہے نہ دوست۔ لیکن میرے اساتذہ نے مجھے عید مبارک کہا اور اس طرح میرا دن خوب گزرا لیکن سب سے حیران کن بات تو ہوفمین گھرانہ میں میری منتظر تھی۔ رات کے کھانے کے وقت، میری میزبان ماں اچھے اچھے پکوان تیار کر رہی تھیں اور میں یہ سوچ رہی تھی کہ شائد کھانے پر کوئی مہمان مدعو کیا گیا ہے۔ لیکن ہم کھانے کی میز پر بیٹھ گئے مگر کوئی نہیں آیا۔ تب میں نے سوچا کہ یہ اہتمام میرے لئے کیا گیا ہے۔ جب کھانا چُن دیا گیا تو پتہ چلا کہ انہوں نے میرے لئے پاکستانی کھانے پکائے ہیں جس میں بریانی اور کھیر تھی۔ وہ جانتی تھیں کہ میں اُس دن گھر میں نہ ٹھہر سکتی تھی نہ کھانا پکا سکتی تھی کیونکہ اس دن میرے چند امتحانات تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ سب کچھ میرے لئے کیا تھا جس سے میں اتنا متاثر ہوئی کہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی۔

اُن کی میرے لئے محبت صرف یہیں تک محدود نہیں تھی۔ میں طویل عرصہ سے اپنی سولہویں سالگرہ کی منتظر تھی لیکن میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ میں اپنی سولہویں سالگرہ امریکہ میں مناؤں گی لیکن میرا اندازہ تھا کہ شائد مقدر میں ایسا ہی لکھا تھا۔ میری سالگرہ منانے کیلئے میرے میزبان خاندان نے ایک ایسے گھرانہ کو مدعو کیا تھا جن کی پانچ بیٹیاں تھیں اور میں ان کی بڑی قریب دوست تھی۔ وہ بھی اسی گرجا گھر میں جاتے تھے جہاں میرا میزبان گھرانہ جاتا تھا۔ وہ لوگ آئے اور ہم نے میکسیکن کھانا کھایا اور میری میزبان ماں نے ایک بڑا اچھا کیک تیار کیا تھا۔ یہ میری بہترین سالگرہ تھی جسے میں کبھی نہیں بھلا پاؤں گی۔

365 دن

یہ وہ سہانے وقت تھے جس کے باعث میں نے خود کو اس خاندان کا ایک حصہ تصور کیا۔ لیکن ہر چیز پرفیکٹ نہیں ہوتی۔ جب میں یہاں آئی تو مجھے پتہ چلا کہ میری دادی کو کینسر ہے اور وہ بیماری کے انتہائی نازک مرحلہ پر ہیں۔ میرے لئے اس موقع پر جب کہ وہ شدید بیمار تھیں دُور رہنا بہت مشکل تھا لیکن میرے میزبان گھرانہ نے میری بہت دلجوئی کی۔ پھر ایک دن یہ افسوسناک خبر آئی کہ میری دادی کا انتقال ہوگیا۔ میں مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی۔ اگرچہ میں ذہنی طور پر اس کیلئے تیار تھی تاہم مجھے خود کو سنبھالنے میں ایک مہینہ لگا۔ اس موقع پر میرے گھر والوں نے میری بڑی مدد کی۔ اگرچہ اپنے والدین کی طرح کوئی بھی مجھے تسلی نہیں دے سکتا تھا پھر بھی میری میزبان ماں نے باتوں کے ذریعہ میرے دل کا بوجھ ہلکا کیا۔ یوں اس طرح انہوں نے یہ دکھ برداشت کرنے میں میری مدد کی۔

اب جبکہ میں یہ تحریر کرنے کے اختتام پر ہوں کہ میرا میزبان گھرانہ کیوں سب سے اچھا گھرانہ ہے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ میں بہت کچھ تو لکھنا بھول گئی ہوں۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ جو کچھ بھی سلوک کیا میں کبھی بھی اس کا احسان نہیں چکا سکوں گی۔ یہ ناممکن ہے۔ لیکن میں دل کی گہرائیوں سے یہ محسوس کرتی ہوں کہ اب میرا ایک خاندان نہیں بلکہ دو خاندان ہیں جسے میں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔

نفیسہ کھنڈ والا اپنی میزبان بہن کے ہمراہ

پوسٹر

یوم الارض کے موقع پر امریکی قونصل خانہ کے زیر اہتمام پوسٹر سازی کے مقابلہ میں شریک ہونے والے طلباء وطالبات پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور شعبہ امور عامہ کی آفیسر کیتھلین ایگن کے ہمراہ (فوٹو خبر ونظر)

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 20 مئی 2007ء کو یوم الارض کی مناسبت سے منعقد ہونے والے پوسٹر سازی کے ایک مقابلہ کے پہلے پانچ بہترین شرکاء میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ طالبعلموں کی صلاحیتوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا ہے کہ امریکی قونصل خانہ ماحولیات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے باقاعدگی سے پروگرام منعقد کرتا ہے، لیکن جب ایسے پروگراموں میں نوجوان اور بچے شریک ہوتے ہیں تو یہ جوش وجذبہ سے بھرپور ہوجاتے ہیں۔ طالب علموں کی بھرپور شرکت نہ صرف اُن کی اس اہم مضمون میں دلچسپی کی عکاس ہے بلکہ اس سے آرٹ میں اُن کی مہارت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

جن طالب علموں نے پہلے پانچ انعامات حاصل کیے، اُن میں بالترتیب علی شفیق، (سینٹ انتھونی کالج)، رداعلی، (پیپرڈائن اسکول)، اقراء جہانگیر، (پیپرڈائن اسکول)، عارفہ لطیف، (قلعہ لکشمن سنگھ کیئر اسکول)، ایم کے شیر پاؤ اور ایم سلمان ابراہیم (ایچی سن کالج) نے مشترکہ طور پر پانچواں

5 بہترین انعام یافتہ پوسٹرز

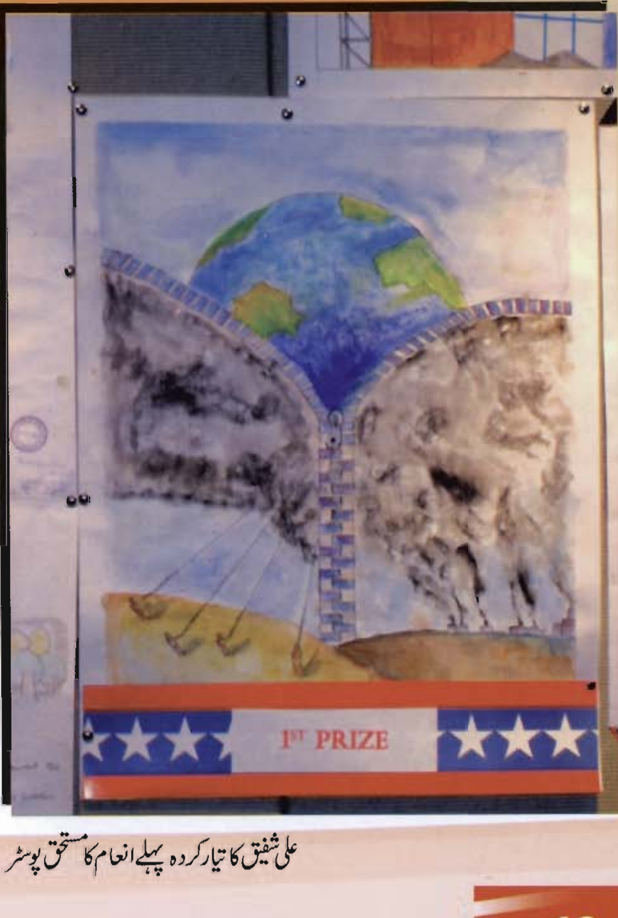

علی شفیق کا تیار کردہ پہلے انعام کا مستحق پوسٹر

رداءعلی کی تخلیق جو دوسرے انعام کی مستحق ٹھہری

سازی کا مقابلہ

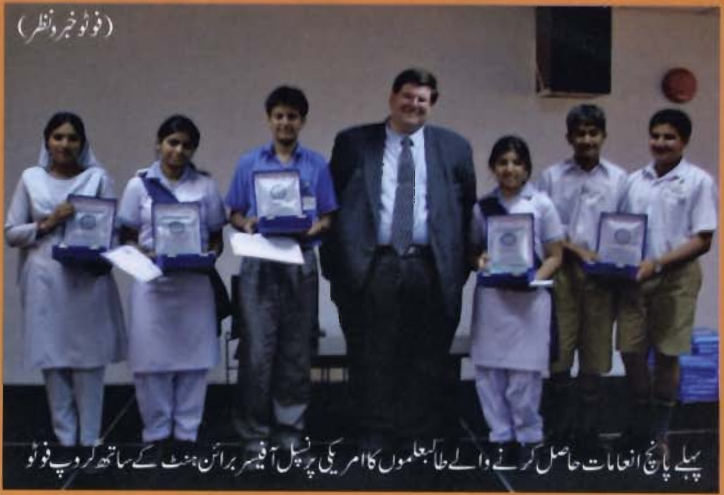

پہلے پانچ انعامات حاصل کرنے والے طالبعلموں کا امریکی پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کے ساتھ گروپ فوٹو

انعام حاصل کیا۔ انعام یافتگان کو شیلڈ دی گئی۔ تمام شرکاء کو قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر اور شعبہ امور عامہ کی آفیسر کے دستخطوں سے جاری کی گئی تعریفی اسناد اور کتب دی گئیں۔

جناب برائن ہنٹ نے اس موقع پر اعلان کیا کہ منتخب پوسٹرز کو مستقبل قریب میں ایک نمائش میں شامل کیا جائے گا جبکہ انعام یافتہ پوسٹرز کو امریکی سفارتخانہ کے ماہانہ جریدے "خبر ونظر" کے آئندہ شمارہ میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ مقابلہ کے منصفین کے فرائض پنجاب یونیورسٹی کے کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن کے پرنسپل جناب شاہنواز زیدی، معروف ٹی وی اداکارہ فریال گوہر اور امریکی قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی آفیسر کیتھلین ایگن نے سرانجام دیئے۔

امریکی قونصل خانہ نے لاہور اور ملتان میں ایکسیس انگلش مائیکرو سکالرشپ میں شریک اسکولوں اور لاہور میں امریکن ڈسکوری سینٹرز کے وصول کنندگان کو اس مقابلہ میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ بارہ سے 15 سال کی عمر کے 60 سے زیادہ بچوں نے آبی، روغنی، پاسٹلز اور کریونز رنگوں سے تیار کئے گئے پوسٹرز مقابلے کیلئے بھیجے تھے۔

تیسرے انعام کی حقدار اقراء جہانگیر کی کاوش

عارفہ لطیف کا تیار کردہ چوتھے انعام کا مستحق پوسٹر

پانچویں انعام کی مستحق ایم کے شیر پاؤ اور ایم سلمان ابراہیم کی مشترکہ تخلیق

امریکہ کی جانب سے
افغان پناہ گزین اور
مقامی آبادی کیلئے

طبی مرکز کی تزئین و آرائش

امریکی سفارتخانہ کی کوآرڈینیٹر برائے پناہ گزین لنڈا آر ہوور اور ضلع ہری پور کے ناظم یوسف ایوب خان اور دیگر زعماء میلم میں نوتزئین شدہ طبی مرکز کی افتتاحی تقریب میں شریک ہیں

ہری پور میں نوتزئین و آرائش شدہ میلم فیملی ہیلتھ کلینک کا جمعہ 6 اپریل 2007ء کو افتتاح کیا گیا۔ اس طبی مرکز سے افغان پناہ گزین اور مقامی پاکستانی آبادی کے لوگ بھی استفادہ کر سکیں گے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے شعبہ آبادی، پناہ گزین و ترک وطن (PRM) نے اس تزئین و آرائش کیلئے مالی معاونت کی اور ایک غیر سرکاری تنظیم "سیو دی چلڈرن" نے اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ہری پور شہر اور نزدیکی پانیاں اور پدھانہ کے پناہ گزین کیمپوں کے درمیان واقع یہ طبی مرکز قبل ازیں ایک سرکاری ہیلتھ یونٹ کی عمارت تھی جسے حکومت نے خالی کر دیا تھا اور ہری پور کے ضلعی ناظم یوسف ایوب خان نے اس منصوبہ کیلئے اس عمارت کو فراہم کیا۔

امریکی سفارتخانہ کی کوآرڈینیٹر برائے پناہ گزین لنڈا آر ہوور نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پناہ گزینوں کے گاؤں اور مقامی میزبان آبادی کے درمیان بقائے باہمی اور تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پناہ گزینوں کی ضروریات کو سمجھتے ہیں لیکن مقامی میزبان آبادیوں کی جانب سے اس بوجھ کو برداشت کرنے کو بھی سمجھتے ہیں جہاں یہ پناہ گزین مقیم ہیں اور ہم دونوں آبادیوں کی ہر ممکن مدد کی کوشش کریں گے۔

غیر سرکاری ادارہ سیو دی چلڈرن حکومت امریکہ کے مالی اعانت سے گزشتہ چار برسوں سے قریبی کیمپوں میں زچہ و بچہ کی دن رات ہنگامی طبی امداد فراہم کر رہا ہے۔ مقامی میزبان آبادی کو بھی زیادہ سے زیادہ سہولت بہم پہنچانے کیلئے انہوں نے میلم میں فیملی ہیلتھ یونٹ کو ضلعی حکومت کے تعاون سے نئے مقام پر منتقل کر دیا ہے۔

لنڈا ہوور نے مزید کہا کہ محکمہ خارجہ گزشتہ کئی سالوں سے سیو دی چلڈرن کے منصوبوں کیلئے مالی امداد فراہم کر رہا ہے اور ان کے ساتھ اشتراک کار پر اسے فخر ہے۔ انہوں نے ضلعی ناظم یوسف ایوب خان، ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر محمد قاسم خان اور ضلعی ہری پور کے لوگوں کا اس کلینک کے قیام کو ممکن بنانے میں تعاون پر شکریہ ادا کیا۔

امریکی سفارتکار لنڈا ہوور نے کہا کہ اس قسم کے منصوبے دونوں ملکوں اور ان کے عوام کے درمیان تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔

U.S. Funds Renovation of Family Health Clinic for Afghan Refugees, Local Population

(KN Photo)

(KN Photo)

The renovated Meelam Family Health Clinic was inaugurated in Haripur on April 6 to serve Afghan refugees as well as Pakistani host community members. The U.S. Department of State's Bureau of Population, Refugees and Migration (PRM) funded the renovation which was carried out by the NGO Save the Children.

Located between the city of Haripur and the nearby Panian and Padhana refugee camps, the previously abandoned government health unit building was donated by the District Nazim of Haripur, Yousaf Ayub Khan.

"The United States commends the co-existence and cooperation between refugee villages and the local host community," U.S. Embassy's Refugee Coordinator Linda R. Hoover said in her remarks on the occasion. "We recognize the needs of refugees, but we also recognize the burden borne by the host communities where refugees are located, and we seek to assist both populations wherever possible."

Save the Children, with U.S. Government funds, has been providing round-the-clock emergency obstetric services in the nearby camps for the past four years. In order to reach out to the local host community and help even more clients, they relocated the family health clinic to Meelam with the assistance of the local government.

"The State Department has worked with and funded Save the Children's projects for many years and we are very proud to partner with them," Linda Hoover said. She also thanked the district Nazim Yousaf Ayub Khan, Executive District Health Officer Dr. Muhammad Qasim Khan, and the district of Haripur "for their generosity and cooperation that made this clinic possible."

U.S. diplomat Hoover said: "Projects like this one are those that build stronger relationships between our countries and our people."

(KN Photo)